

برآمدات کے فروغ پر توجہ مرکوز کرنے کا وقت آگیا

تجارتی خسارے پر کنٹرول کے بعد اب مستقبل کی پالیسیوں کا محور برآمدات کو بنایا جائے

ویلیوائیڈ مصنوعات کے لیے مستحکم مارکیٹوں میں برآمداتی روابط کو فروغ دیا جائے

کراچی (ٹرینیون رپورٹ) موجودہ حکومت کو اپنے قیام کے بعد جو چیلنجز درپیش تھے ان میں سے ایک بڑا تھا ہوا جاری کھاتے کا خسارہ تھا جس کی بنیادی وجہ تجارتی خسارے کا مسلسل و سیچ ہوتا چم تھا۔ غیر ملکی زر مبادلہ کے محدود ذخائر اور شرح مبادلہ مستحکم رکھنے کے لیے ہر دنی سرمایہ کی آمد کے کم ذرائع حکومت سے ایسی پالیسیوں کے مقاضی تھے جو جاری کھاتے کا خسارہ کم کرنے میں معاون ہوں۔ جاری کھاتے کے خسارے کا ہم حصہ تجارتی خسارے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں کیے گئے اقدامات کافوری اثر گرانی اور اشیاء کی تقلیل کی صورت میں ظاہر ہوا مگر بالآخر حکومت تجارتی خسارہ کم کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں غیر ملکی زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں کمی آئی اور شرح مبادلہ مستحکم ہو گئی۔ روپے کی قدر میں کمی، برآمدات کے لیے رعایتیں اور درآمدات پر پابندیوں جیسے اقدامات نے تجارتی خسارہ کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اب جب کہ تجارتی خسارہ مطلوبہ سطح پر آگیا ہے تو اب توجہ برآمدات کے فروغ پر مرکوزی جانی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے اختراعات اور مسابقات کی سر پر سیکنی کرتے ہوئے مقامی پیداوار کا معیار بلند کیا جانا چاہیے۔ وفاقی اور اہل شماریات (پی بی ایس) کے مطابق رواں مالی سال کے ابتدائی 5 ماہ میں درآمدات میں گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کی نسبت 18.41 فیصد کی آئی اور برآمدات میں 4.79 فیصد اضافہ ہوا۔ برآمدات میں ہونے والی یہ بہتری پائیدار ہوئی چاہیے اور ضروری ہے کہ تجارتی خسارے میں کمی سے متعلق مستقبل کی پالیسیوں کا محور درآمداتی جنم محدود کرنے کے بجائے برآمدات ہوئی چاہیں۔ پاکستان نے حال ہی میں چین کو برآمدات میں اضافے کے لیے پاک چائنا آزادانہ تجارتی معابرے میں ترمیم کی ہے۔ چین کو پاکستان کی برآمدات اس وقت چند مصنوعات تک محدود ہیں۔ دوست ملک کو 40 فیصد سے زیادہ پاکستانی برآمدات سوتی دھاگے پر مشتمل ہیں۔ پاک چین مذکورات کے نتیجے میں اب 313 مصنوعات کو چین برآمداتی نیرف میں فوری ریلیف دے گا۔ دوسرا جانب چین بھی پاکستان کو خام مال، مصنوعات اور مشینی کی برآمد پر رعایت حاصل کرے گا۔ پاکستان کو چاہیے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چینی پیداکاروں کے ساتھ ویلیو چین مستحکم کرے۔ علاوہ ازیں ویلیوائیڈ مصنوعات کی برآمد بڑھانے کے لیے اپنی مستحکم مارکیٹوں میں برآمداتی روابط کو بھی فروغ دیا جائے۔